REGISITERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد — ۲۱
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شمارہ — ۲۲
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

قادیان ۳۰ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دورہ کے متعلق آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۲۰ مئی کو آپ رانچی تشریف لے گئے اگلے روز رانچی سے ۶ میل دور بمقام ہملیہ احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور واپس رانچی تشریف لائے۔ ۲۲ مئی کو چائے باسہ تشریف لے گئے۔ اور ۲۳/۲۴ مئی کو موسٰی بنی مائنز میں منعقدہ کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہو گئی اسلئے موصوفہ کانفرنس میں شریک نہ ہو سکیں۔ نیز مقررہ پروگرام میں چند روز کے لئے تاخیر ہو گئی۔ خدا تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور دورہ کو کامیاب فرمائے۔ (دورہ کی مختصر رپورٹ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ ہو)

قادیان — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب، فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۸ ربیع الآخر ۱۳۹۲ ہجری | یکم احسان ۱۳۵۱ ہش | یکم جون ۱۹۷۲ء

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

دارالامان میں جلسہ یومِ خلافت کا بابرکت و رُوح پرور انعقاد

آسمانی نظامِ خلافت کے مختلف افادی پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی پُرمغز و دلچسپ تقاریر

رپورٹ مرتبہ:- خورشید احمد انور

قادیان — ۲۷ ہجرت (مئی)
لِلّٰہِ الْحَمْد کہ سابقہ جماعتی روایات کے مطابق آج ٹھیک آٹھ بجے صبح لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام جلسۂ یومِ خلافت کا رُوح پرور و بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں مقامی احباب، مستورات اور بچگان نے کثیر تعداد میں شمولیت اختیار کر کے بابرکت آسمانی نظامِ خلافت کے مختلف روشن اور افادی پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کے پُرمغز خیالات سے استفادہ کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حسبِ پروگرام یہ بابرکت اجلاس محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت مسجد اقصیٰ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اجلاس کی کارروائی عزیز نور الاسلام متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآنِ پاک سے آغاز پذیر ہوئی۔ عزیز مذکور نے سورۂ نور کی منتخبہ آیتِ استخلاف کی حسنِ قرأت کے ساتھ تلاوت کی۔ بعدہٗ عزیز مظفر احمد منتظر متعلم درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ قادیان نے "عظمتِ خلافت" کے عنوان کے تحت محترم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کا منظوم کلام خوش الحانی کیساتھ پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

افتتاحی صدارتی خطاب

تلاوت و نظم خوانی کے بعد صدرِ محترم نے وقت کی رعایت سے اپنا خطبۂ افتتاحیہ ارشاد فرمایا۔ جس میں نظامِ خلافت میں بیک وقت جمہوری و پارلیمانی نظامِ حکومت اور آمرانہ نظامِ حکومت کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے اس نظام کے اہم افادی پہلوؤں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ فی زمانہ جبکہ ہر قسم کے نظام ہائے حکومت بُری طرح متاثر ہو رہے ہیں صرف خلافت کا آسمانی نظام ہی دنیا کی نظم و ضبط برقرار رکھ سکتا ہے۔

اس مختصر مگر جامع افتتاحی خطاب کے بعد خاکسار راقم الحروف نے

"رسالہ الوصیت میں خلافت کا ذکر"

کے زیرِ عنوان وہ بصیرت افروز اقتباس پڑھکر سنایا جس میں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنے بعد حسبِ سنتِ الٰہی قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے قیام کا واضح الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے جماعت کو کماحقہ رنگ میں اس کے ساتھ منسلک رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

خاکسار کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

خلافتِ اسلامیہ قرآن و حدیث کی روشنی میں

کے موضوع پر تقریر کی۔ موصوف نے خلافت کی تین اقسام خلافتِ ماموریت، خلافتِ انتخابیہ اور خلافتِ ملوکیت کی تشریح کرنے کے بعد آیتِ استخلاف اور متعدد احادیثِ نبوی کی روشنی میں اسلام کی بعثتِ اولیٰ اور بعثتِ ثانیہ میں قیامِ نظامِ خلافت کا تفصیلی ذکر کیا۔

"مقامِ خلافت"

اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے عنوانِ بالا کے تحت فرمائی۔ محترم موصوف نے نئی نسل کے ذہن نشین کرانے کی غرض سے مقامِ خلافت کے مختلف پہلوؤں مثلاً اس کی تعریف۔ اتہام۔ ضرورت و اہمیت اور عظمت وغیرہ امور پر دلچسپ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

محترم موصوف کی تقریر کے بعد عزیز ظہیر احمد خادم متعلم فضلِ ثالث مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرم جناب چوہدری عبد السلام صاحب اختر کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ ازاں بعد اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے

"برکاتِ خلافت"

کے موضوع پر کی۔ موصوف نے تقریر کے آغاز میں "شہادت القرآن" سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رُوح پرور اقتباس پڑھنے کے بعد مقامِ خلافت کی عظمت کا ذکر کیا۔ اور آخر میں اس کی مہتم بالشان برکات کی نشاندہی کی۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔

جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا قیام

موصوف نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں قرونِ اُولیٰ میں نظامِ خلافت کے قیام اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد و اجتماعیت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایمان اور عملِ صالح کے فقدان کے سبب جو اس نعمتِ غیر مترقبہ کے لئے بطور شرط تھے، مسلمانوں کو اس نعمت سے محروم ہونا پڑا۔ آخر میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت کے قیام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اور ہر سہ خلفائے عظام کے انتخاب اور متعلقہ تفصیلات پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا

منکرینِ خلافت کا انجام

موصوف نے سب سے پہلے قرونِ اولیٰ میں خلفاء راشدین کے خلاف اٹھنے والے فتنوں اور ان کے عبرتناک انجام کا ذکر کیا۔ بعدہٗ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات رؤیا اور کشوف کی روشنی [illegible] کے لئے جماعت احمدیہ میں [illegible] کے فتنوں کو پیدا ہونا ضروری تھا۔ اس ضمن میں غیر مبائعین کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے موصوف

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم احسان ۱۳۵۱ ہش

اِسلام کی تعارفی مہم اور مُسلمان

اب، تو جمعیۃ العلماء نے بھی مثبت بنیادوں پر غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کو ضروری قرار دے دیا ہے۔ یہ وہ امر ہے جس کے لئے احمدیہ جماعت ایک لمبے عرصہ سے تمام اسلامی فرقوں کو دعوت دے رہی ہے۔ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ علماء کا گروہ ہی پیدا کر رہا تھا۔ کیا بلحاظ فتویٰ سازی کی مہم جاری رکھنے کے اور کیا بلحاظ جہاد کی غلط تعبیر و تشریح کرنے کے۔ جماعت احمدیہ نے ہر زید سمجھایا کہ اسلام کی خدمت اس کی تبلیغ و اشاعت میں ہی مضمر ہے۔ جس کسی کو اسلام سے دلی محبت ہے وہ جماعتِ احمدیہ کا مقابلہ اس پہلو سے کرے کہ وہ بھی میدانِ تبلیغ میں آجائے۔ اور اسلام کے حسین اور منور چہرے کو غیروں کے سامنے پیش کرنے میں جماعتِ احمدیہ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرے یہ کوئی خوبی نہیں کہ ایک دوسرے پر گند اُچھالا جائے۔ دوسرے فریق کو خارج از اسلام بتایا جائے اور اسی کو اسلام کی خدمت اور رضاءِ الٰہی سمجھ لیا جائے۔

کہتے ہیں زمانہ بڑا واعظ ہوتا ہے۔ علماء کی جماعت نے ذاتی تجربہ کی بناء پر بخوبی دیکھ لیا کہ اسلام کی ٹھوس خدمت کے لئے منفی ذرائع اختیار کرنے سے کہیں زیادہ مفید وہ ذرائع ہیں جن سے مثبت طور پر اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کو احسن رنگ میں پیش کر کے غیروں کو اس کا گرویدہ بنایا جائے اور ان کے دلوں میں اس پیارے مذہب کے بارے میں جو کدورت زمانہ ماضی میں پیدا ہو چکی ہے حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعہ سے اُسے دُور کرنے کی سعیٔ بلیغ کی جائے۔

جماعتِ احمدیہ شروع ہی سے قرآنی آیتِ کریمہ

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

پر نہ صرف ایمان و یقین رکھتی رہی ہے بلکہ اس ہدایتِ خداوندی پر ہر احمدی دل و جان سے کاربند بھی ہے۔ ایک احمدی کا محبوب مشغلہ خدا کے بندوں کو اس کے آستانہ کی طرف متوجہ کرنا اور اپنے نیک عمل کے ساتھ اسلام کی طرف راغب کرنا ہے۔ پچھلے زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو علماء کی اُس شدید قسم کی مخالفت کا بھی سخت مقابلہ کرنا پڑا ہے جو نظریۂ جہاد کی تشریح و تفصیل کے سلسلہ میں وہ پیش کرتے رہے ہیں۔ وہ دن کبھی بھلائے نہیں جا سکتے کہ جب احمدیوں کو جہاد کا منکر بتا کر ہر جگہ اُن کا قافیہ تنگ کیا جایا کرتا تھا۔ حالانکہ ہر موقعہ پر احمدیہ جماعت نے واضح کیا کہ جس چیز کا نام آپ لوگ جہاد رکھ رہے ہیں اس کا نہ یہ وقت ہے اور نہ ہی اس کی اس زمانہ میں ضرورت ہی رہی ہے۔ البتہ دوسری اور تیسری قسم کا جہاد اب بھی جاری ہے۔ اور مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ جس جہاد کا نام لے کر علماء شور مچاتے رہے ہیں اُسے تو زبانِ نبویؐ سے جہادِ اصغر قرار دیا گیا ہے جبکہ جہادِ سیفی کے مقابل پر نفس کے جہاد اور اس کی تربیت و اصلاح کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جہادِ اکبر قرار دیا ہے۔ مگر تیسری قسم جہاد کی وہ ہے جسے قرآن پاک کے الفاظ میں "جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا" بڑا جہاد قرار دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر مسلمان کو فرداً فرداً حکم دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر اس بڑے جہاد میں لگ جائے۔ اسی جہادِ کبیر کو دوسرے لفظوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ نے قرآنِ کریم کی جو شاندار خدمات بمقابلہ دیگر اسلامی فرقوں کے سر انجام دی ہیں اور دے رہی ہے وہ کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ قرآنِ کریم کے تراجم کی دوسری زبانوں میں اشاعت کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات پر مشتمل اعلیٰ درجہ کا ایسا قابلِ قدر لٹریچر تیار کیا گیا ہے جسے غیر مسلموں میں خوب شائع کرایا گیا اور خدا کے فضل و کرم سے اس کے ایسے خوشکن نتائج بر آمد ہوئے اور ہو رہے ہیں جو "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" کا رنگ رکھتے ہیں۔

شائع شدہ مفید لٹریچر کے ساتھ ساتھ جماعت کے سینکڑوں مبلغین اندرونِ ملک سے لے کر ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنز میں شب و روز زبانی وعظ و تذکیر کے ذریعہ اسلام کی اس ٹھوس خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اب تو صورتِ حال یہ ہے کہ دنیا میں تبلیغِ اسلام کا کہیں جگہ بھی ذکر ہوتا ہے تو ذہن احمدیہ جماعت کی طرف ہی منتقل ہو جاتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی نیک نامی سے متأثر ہو کر یا زمانے کے تھپیڑے کھا لینے کے بعد اب تو جمعیۃ العلماء ھند نے بھی اسلام کی تعارفی مہم کے نام سے دعوت و تبلیغ اور اشاعتِ لٹریچر کا پروگرام بنایا ہے۔

اگرچہ اس کا دائرہ نہایت درجہ محدود اور ابتدائی نوعیت کا ہے۔ تاہم یہ ایک خوش کن تبدیلی ہے جو علماء کے عمل میں نظر آئی ہے۔ مگر اس سے غیر معمولی نتائج کی توقع قبل از وقت یا محض خوش فہمی ہی قرار دی جائیگی اس لئے کہ اس عظیم مہم کے لئے جو اثر انگیز، نتیجہ خیز اور ٹھوس بنیادیں درکار ہیں علماء کے لئے ان کا بہم پہنچانا ممکن نہیں۔ کیا بلحاظ عدم استقلال کے اور کیا بلحاظ کامیاب قیادت کے فقدان وغیرہ کے۔ اور قبل اس کے کہ اس سلسلہ میں تفصیلاً عرض کریں جمعیۃ کی طرف سے جاری کردہ مہم سے جو توقعات وابستہ بتائی گئی ہیں قارئینِ کرام اس کا خلاصہ الجمعیۃ دہلی کے مقالہ نویس کے الفاظ میں ہی سُن لیں، لکھتے ہیں:۔

"اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر میرا قطعی یقین ہے کہ اگر دردمندی اور سنجیدگی کے ساتھ (نہ کہ مناظرانہ طریق پر) اسلام کی تعارفی مہم شروع کی جائے تو اس کے زبردست فوائد حاصل ہوں گے۔ اور خود برادرانِ وطن کی طرف سے اس کو خوش آمدید کہا جائے گا۔"

"اسلام کے تعارف کے علاوہ خود مسلمانوں کو موجودہ اخلاقی پستی اور بے ہمتی سے نکالنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ ان کو داعی گروہ کی حیثیت سے اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ اسلامی کردار اور داعیانہ اوصاف خلا میں نہیں پیدا ہوتے بلکہ وہ خود دعوتی زندگی کے نتیجہ میں وجود میں آتے ہیں۔"

آگے چل کر ایک تنقیدی پہلو کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"یہ ترتیب عملاً ناممکن ہے کہ دعوت و اشاعت کی بات کو روک کر پہلے اخلاقیات پیدا کر لی جائیں۔ اور اس کے بعد دعوت و اشاعت کا باب کھولا جائے۔"

اس تنقید کو "عذر" کا نام دے کر خود ہی توجیہ کر کے لکھتے ہیں:۔

"دینی نقطۂ نظر سے اس "عذر" کے غلط ہونے کی سب سے بڑی دلیل بنی اسرائیل کی تاریخ ہے امتِ محمدی کے وجود میں آنے سے پہلے بنی اسرائیل اسی مقامِ دعوت پر تھے جس پر آپؐ کی بعثت کے بعد امتِ مسلمہ کو فائز کیا گیا ہے۔ اس وقت بنی اسرائیل میں وہ ساری کمیاں پیدا ہو چکی تھیں جو آج مسلمانوں میں نظر آتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود مصر میں ان کو حکم دیا گیا کہ وہ قبطیوں کو خدا کا پیغام پہنچائیں۔ یہ نہیں کہا گیا کہ تم چونکہ "بگڑے ہوئے مسلمان" ہو اس لئے فی الحال صرف اپنی اصلاح میں مشغول رہو۔ بلکہ اپنی داخلی اصلاح کے ساتھ بیک وقت غیر مسلم قوم کو خطاب کرنے پر بھی انہیں مامور کیا گیا۔"

(الجمعیۃ جمعہ ایڈیشن ۲۶/۵/۷۲ صفحہ ۵)

مقالہ نویس اسلام کی تعارفی مہم کو سرعت کے ساتھ نتیجہ خیز دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور محض خیالی منصوبہ بندی سے وہ کچھ کر دینے کے مدعی ہیں جو عمل کی دنیا میں نہ صرف محال بلکہ ترتیبِ طبعی کے بھی منافی ہے۔ بجائے اس کے کہ اخلاقی پستی اور بے ہمتی کا شکار بن چکے مسلمانوں کی خامیوں اور کمیوں کو دُور کر کے پہلے انہیں کسی بات کے قابل بنا لیں تب دعوت و تبلیغ کا فریضہ اُن کے ذمہ لگائیں۔ مقالہ نویس اس چیز کو محض طولِ عمل جانتے ہیں۔ اُن کے خیال میں خامیوں اور کمیوں سے پُر جمیع افراد کو جونہی یہ کہہ دیا گیا کہ آج سے تم داعیانہ مقام رکھتے ہو، بس ان کے تمام دلدر دُور ہو جائیں گے۔ اور تمام قسم کی خامیوں سے پاک صاف ہو جائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرات علماء کے غیر شعوری دماغ پر اس مہم کو بہت تاخیر سے شروع کرنے کا بہت زیادہ اثر ہے بمطابق ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

احمدیہ جماعت نے تو تبلیغِ اسلام کا میدان جیت لیا۔ علماء پھسڈی کے پھسڈی رہ گئے۔ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا نسخہ ہاتھ آجائے کہ بس ہتھیلی پر سرسوں جمنے لگے۔ مگر یہ سب خام خیالی ہے۔ نہ کبھی ایسا ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ ہر کام کے لئے ترتیب اور وقت کی ضرورت ہے۔ جب تک اس کی رعایت نہ رکھی جائے گی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ زینے پر چڑھ رہا آدمی جب گرتا ہے تو گرتا ہی چلا جاتا ہے۔

تربیت و اصلاح کے لئے طبعی ترتیب سے انحراف کا یہی نتیجہ نہیں جس کا ہم نے اُوپر ذکر کیا۔ بلکہ مقالہ نویس نے اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے بنی اسرائیل کی طرف سے قبطیوں کو تبلیغ کرنے کی جو تاریخی مثال دی ہے اس میں نہ جانے کیوں موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ شاید اس لئے کہ ان کے ذکر کے ساتھ موجودہ زمانے کے بگڑے ہوئے منتشر غیر منظم مسلمانوں پر یہ مثال منطبق نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو نبی وقت کی قیادت میسر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم و تربیت میں پختہ ہونے کے باوجود اگر انہیں قبطیوں کی طرف داعی بن کر جانے کا حکم ملا تو اُن کی پوزیشن موجودہ زمانے کے بگڑے ہوئے مسلمانوں سے کہیں اچھی تھی، جن کا کوئی نگہبان نہیں۔

علماء کو دعوتی مہمات چلانے کے لئے جوش بھی ہے اور اس کام کی طرف آہستہ آہستہ متوجہ بھی ہو رہے ہیں۔ اور اس کے فوائد سے بھی واقف و آگاہ ہیں۔ مگر اس اہم بات کو یکسر بھول جاتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی مانند جب تک انہیں امامِ وقت کی قیادت میسر نہ ہوگی اُن کے لئے دعوت و تبلیغ کی کسی بڑی مہم میں خاطر خواہ کامیابی ممکن نہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

تبرکات

جو شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پانا چاہتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ قرآنِ کریم کی اشاعت کرے

اگر تم قرآنِ کریم کی حسین اور منور شریعت پر عمل پیرا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ تم پر آسمانوں سے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دے گا!

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش سے حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات پڑھیں:-

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۝
مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ۝
بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ۝
کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ۝
(عبس : ۱۴ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا:-

ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اپنے فضل سے موجودہ کشمکش کے حالات میں بھی ہمیں یہاں بخیریت جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور نیکی کی باتیں سننے اور دلوں میں یہ عہد کرنے کی توفیق دی کہ ہم ان باتوں پر عمل کریں گے۔

انصار اللہ اور اشاعتِ قرآن کریم

انصار اللہ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو عام کریں۔ قرآنِ کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۝
مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ۝

اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ قرآنِ کریم کی بڑی شان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی بڑی عزت ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے علم و ہدایت کے چشمے سے نکلا ہے اور اسی کی طرف اس کے تمام نتائج رجوع کرتے ہیں۔

پس قرآن کریم بڑی بلند شان والا ہے یہ پاکیزگی کے چشمے سے نکلا ہے اور انسان کے لئے پاکیزگی کا چشمہ بننے والا ہے۔ یہ ایک کامل اور مکمل اور حسین اور خوبصورت اور پاک اور مطہر شریعت ہے جس کے بغیر حقیقی انسان کی حسین اور پیاری زندگی ممکن ہی نہیں۔

پھر فرمایا بایدی سفرۃ۔ کرام بررۃ اور اس میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ اگر تم عزت حاصل کرنا چاہتے ہو، اور نیکیوں میں ترقی کرنا چاہتے ہو، تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ قرآنِ کریم پر تمہارا عمل ہو (سفرۃ کراماً بررۃ ہو) ہو۔ عبور ہو (بایدی میں اسی طرف اشارہ ہے) اور قرآن کریم کے لکھنے اور پھیلانے میں تم کوشاں رہو۔ کیونکہ اشاعتِ قرآن انسان کو نیک بھی ٹھہراتی ہے۔ اور پاک بھی ٹھہراتی ہے اور باعزت بھی ٹھہراتی ہے۔ جو آدمی قرآن کریم کو چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں عزت نہیں پا سکتا۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں عزت پانا چاہتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نیک ٹھہرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل اور اپنے فعل اور اپنے قول سے قرآن کریم کی اشاعت کرنے والا ہو۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ انصار اللہ کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اشاعتِ قرآن کے لئے کوشاں رہیں۔ میں پھر دوبارہ بطور یاد دہانی آج یہ نصیحت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ واپس جائیں اور جہاں بھی آپ ہوں دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر قرآنِ کریم کی اشاعت کی طرف متوجہ رہیں۔

قرآنِ کریم کا مخاطب ہر انسان ہے

جیسا کہ خود قرآنِ کریم نے بتایا ہے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو مہجور بنانے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں یعنی وہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگیوں کے مسائل کا حل اس سے تلاش نہیں کرتے اور اس کے سہارے اس کے نور سے اپنی زندگیوں کو روشن کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جہاں بھی آپ کو ایسے لوگ ملیں، آپ ان کو اس طرف متوجہ کریں کہ قرآن کریم کے بغیر تو مسلمان کی کوئی زندگی نہیں ہے۔ ہر اس شخص کو جو اسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے، اور ہر اس شخص کے لئے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ صاحبِ شریعت صلعم کا پیار میرے دل میں ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کو پڑھے اور اس کو سمجھے یعنی ترجمہ جانتا ہو اور اس پر غور کرنے کی عادت رکھتا ہو۔ اس کے بغیر تو ایک مسلمان کی زندگی ہی نہیں اور اس کے بغیر جو مسلمان زندہ ہیں، خدا تعالےٰ کی نگاہ میں ان کی زندگی زندگی ہی نہیں ہے۔ دیکھو ہر انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک حسین زندگی گذارے اور یہ صرف قرآن کریم ہی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے انعام بھی مقرر کئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک عظیم اور ہمیشہ قائم رہنے والی جد و جہد ہے۔ اور ہر نئی نسل کے ساتھ جد و جہد کرنی پڑتی ہے۔ یہ مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ کوشش کرنی پڑتی ہے، کہ ان کے دل میں قرآنِ کریم کی محبت قائم ہو یہ کوشش ان کے ساتھ بھی کرنی پڑتی ہے۔ جو بڑے ہو گئے ہیں اور جنہوں نے بدقسمتی سے قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں کی۔ اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ دنیا میں سارے فتنے اس لئے پیدا ہوئے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو چھوڑ دیا گیا۔ مثلاً عیسائی فتنہ ہے۔ دہریت کا فتنہ ہے۔ شرک کا فتنہ ہے۔ یہ سارے فتنے اسی وجہ سے ہیں۔ قرآنِ کریم کا مخاطب صرف وہ نہیں جو بعد میں مسلمان بنا۔ قرآن کریم کا مخاطب تو ہر انسان ہے۔ ہر انسان کو خدا تعالےٰ نے کہا تھا کہ وہ اپنی نجات کے لئے قرآن کریم کی شریعت کی طرف لوٹے تاکہ اس کے دل میں میری محبت پیدا ہو۔ اور وہ میری محبت کا وارث بنے۔

قرآنِ کریم میں ہر فتنہ کا علاج ہے۔

پس دنیا کا ہر فتنہ قرآن کریم کی تعلیم کو چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور دنیا کے ہر فتنے اور فساد کا علاج قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ اور اسی کے ذریعہ ہر فتنہ کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ اگر میرے اور آپ کے دل میں نوعِ انسان کی محبت ہے اور ان سے ہمدردی ہے اور ان سے تعلق ہے اور یہ خواہش ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچیں تو پھر میرا اور آپ کا یہ فرض ہے کہ ہم ہر شخص کے پاس ہر ذہن کے پاس، ہر دل کے پاس اور ہر روح کے پاس قرآن کریم کو لے کر جائیں اور اس سے کہیں کہ اس میں تمہاری نجات اور اس میں تمہاری بھلائی اور اس میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ اس میں تمہارے لئے نور کے سامان ہیں۔ اس میں تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی برکتوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کے سامان ہیں۔ تم اس کی طرف توجہ کرو۔

قرآنِ کریم اور خدائی انعامات

غرض قرآنِ کریم نے فرمایا کہ اگر تم "بایدی سفرۃ کرامٍ بررۃ" کے گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہو اور اس میں شامل ہونے کی کوشش کروگے تو تمہیں بڑا انعام ملے گا۔ اور انعام یہ ملے گا کہ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔

(الطارق : ۱۲ تا ۱۴)

یعنی قرآنِ کریم ایک قائم رہنے والی مکمل اور حسین تر اور منور تر شریعت ہے جس وقت تم اس پر عمل کروگے اور اس کو دنیا میں پھیلاؤ گے تو فرمایا

والسمآء ذات الرجع

اللہ تعالیٰ تم پر بار بار آسمانوں سے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھولے گا اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ تم ان رحمتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ گے۔ تمہاری روح اور تمہارا دل کھل اٹھے گا جس طرح بادلوں سے پانی برستا ہے اور زمین پر تر و تازگی کے آثار پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمانوں سے نازل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کبھی وہ وحی کے ذریعہ نازل ہوگی۔ کبھی وہ الہام کے ذریعہ نازل ہوگی۔ کبھی وہ کشوف کے ذریعہ نازل ہوگی۔ کبھی وہ رؤیا کے

ملائکہ کے ذریعہ سے نازل ہوں گی۔ کبھی وہ فرشتوں کے نزول کے ساتھ آئے گی۔ اور کبھی وہ کسی اور طریق سے آئے گی۔ کیونکہ

"كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ"

(الرحمٰن : ۳۰)

اللہ تعالیٰ کا تو ہر رنگ ہی نرالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تو ہم گن نہیں سکتے۔ بے شمار زاویوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور بے شمار طریقوں سے اس کی رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور وہ تمہارے لئے بیشمار خوشیوں کے سامان پیدا کرتی جائیں گی اور اس سے یہ دعویٰ ثابت ہوگا کہ

"انّہ لقول فصل"

صحیح محنت اور اس کے نتائج

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم تمہیں جو کہتے ہیں کہ محنت کرو گے۔ جدوجہد کروگے (محنت کی طرف میں نے شروع میں افتتاحی تقریر میں بھی ایک رنگ میں توجہ دلائی تھی) تو تمہارا دل اس طرف بھی مائل ہو سکتا ہے۔ تمہاری توجہ اس طرف بھی پھر سکتی ہے کہ ساری محنتیں تو نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتیں۔ یعنی ساری محنتیں اور کوششیں ایسی نہیں ہوتیں کہ ان کے نتیجہ میں تسلی ملے۔ سکون ہو، کامیابی ہو، رحمتوں کے سامان پیدا ہوں۔ نور کی وسعتیں پیدا ہوں۔ بشاشتِ قلب پیدا ہو۔ چہرے پر مسکراہٹیں ہوں۔ غموں سے نجات ملے۔ پس ساری محنتیں تو کامیاب نہیں ہوتیں۔ عاملة ناصبة بھی تو ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ کوشش کرتے ہیں مگر نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ چنانچہ بے نتیجہ کوشش کا اثر یہ ہوتا ہے کہ چہرے پر سیاہی آجاتی ہے بد دلی کے آثار ظاہر ہوجاتے ہیں۔ آدمی کی تیوریاں چڑھی ہوتی ہیں۔ وہ بڑا پریشان ہوتا ہے۔ کبھی آپ نے بے نتیجہ کوشش والا ناکام انسان دیکھا ہے؟ میں نے تو بہت دیکھے ہیں۔ میں تو آدمی کا چہرہ دیکھ کر ہی پہچان جایا کرتا ہوں کہ وہ کہیں سے ناکام ہوکر آیا ہے۔ لیکن جو کامیاب ہوجاتا ہے اس کے چہرے سے پتہ لگ جاتا ہے۔ میں ایک موٹی مثال لیتا ہوں۔ دسویں جماعت کا بچہ پاس ہوتا ہے۔ کوئی تھرڈ ڈویژن میں، کوئی سیکنڈ ڈویژن میں اور کوئی فرسٹ ڈویژن میں۔ جس وقت وہ نتیجہ سن کر اپنے گھر میں آتا ہے اس وقت اسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ میں پاس ہوگیا ہوں۔ اس کے چہرے کے آثار بتاتے ہیں کہ وہ پاس ہوگیا ہے۔ اس کے جسم میں سے، اس کی روح میں سے خوشی کی شعاعیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ پس جو دسویں میں پاس ہوجاتا ہے اس کے چہرے کے آثار ایسے ہوتے ہیں تو وہ آدمی جو خدا تعالیٰ کے امتحان میں پاس ہوکر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے اس کے جسم اور روح میں سے جو نور نکل رہا ہوگا اس کی شعاعوں کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔

لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو "عاملة ناصبة" کے گروہ میں ہیں۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ان کے چہروں پر وہی بد دلی، وہی پریشانی، وہی گھبراہٹ کے آثار اور وہی نیند کے اڑے رہنے کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ مثلاً ایٹم بم ایجاد کردیا۔ دنیا کہتی ہے یہ بڑا کارنامہ ہے۔ مگر جن قوموں نے ایٹم بم ایجاد کیا ہے ان کو اپنی ہلاکت کا اتنا خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ ایٹم بم کی ان کو کیا خوشی ہے۔ ان کو تو اب یہ فکر لاحق ہے کہ کہیں ایک دوسرے پر اس کا استعمال ہوگیا تو یہ انہیں تباہی کے گڑھے میں پھینک دے گا۔

محنت اور بشاشت کا احساس

پس دنیا کی وہ ساری کوششیں جو دعاؤں کے حصار کے اندر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے حصار کے اندر نہیں ہیں، ان کا نتیجہ خوشی نہیں ہے۔ آدمی منہ سے جو مرضی کہہ لے لیکن ان قوموں کے چہروں پر ہمیں فکر کے آثار نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ ان کے چہروں پر خوشی اور بشاشت کا یہ احساس پیدا ہونا چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور ہمیں وہ کچھ مل گیا ہے جس کی ہمارے ذہن بھی امید نہیں کر سکتے تھے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

غرض عاملة ناصبة بھی ہیں یعنی ایسے محنت کرنے والے لوگ جن کی محنت کا نتیجہ نہیں نکلتا۔ وہ نتیجہ جو وہ اپنے لئے نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ نتیجہ جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہو۔ وہ نتیجہ جو انسان کی بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ اس کی خوشی کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ لوگوں کی بے فکری کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ اُن کے سکون کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ وہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے فعل و عمل اور دوسرے ذرائع (مثلاً طباعت ہے) سے اشاعتِ قرآن کروگے تو تمہاری اس کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ اور وہ بڑا شاندار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَّا تَسْمَعُ
فِيْهَا لَاغِيَةً ٥

(الغاشیہ : ۹ تا ۱۲)

کہ اسلام کی اشاعت کی جدوجہد کو اللہ تعالیٰ کامیاب کرے گا۔ اور بڑی ہی کامیابی دے گا۔

ذہین بچوں کی صحیح نشوونما اور کامیابی

کامیابی تھوڑی بھی ہوتی ہے اور بڑی بھی ہوتی ہے۔ ایک شخص بی۔ اے یا ایم۔ اے میں پاس ہوتا ہے۔ یہ ایک شخص کی کامیابی ہے۔ ایک قوم کے جتنے ذہین بچے ہیں (جو دراصل اللہ تعالیٰ کی دین ہے) اور جو ایم۔ اے تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر وہ سب کامیاب ہوجائیں تو یہ قوم کا خوشی کا دن ہے۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے بہت سے ذہن ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بات خدا تعالیٰ کو پیاری نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک اچھا ذہن دیا ہے تو اس کا شکر کرنا چاہیئے۔ بہرحال اگر کوئی ایسی قوم ہو کہ اگر اس کے سارے ذہین بچے اپنی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کرسکیں تو یہ اس قوم کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے۔

ایک دفعہ ہمارے ایک مشہور سائنٹسٹ جو ایک بڑے عہدے پر فائز ہیں انہوں نے مضمون بھی لکھا اور مجھ سے بھی زبانی بات کی (یہ کئی سال پہلے کی بات ہے) کہ بڑا فکر رہتا ہے۔ اس وقت ملک میں صرف پانچ ہزار سائنسدان ہیں اور ہمیں ان کی بڑی ضرورت ہے۔ میں نے اُن سے کہا کہ تم نے پچاس ہزار سائنسی ذہن ضائع کردیئے اور آج تم روتے ہو کہ ہمارے پاس سائنسدان نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو تمہیں نہیں چھوڑا تھا۔ لیکن تم نے خدا کو اور اس کی نعمتوں کو چھوڑ دیا۔ اور اب تم اس کا نتیجہ بھگت رہے ہو۔

ذہین بچوں کی اعلیٰ تعلیم

ایک اور دوست سے میں نے بات کی۔ میں نے کہا ہم غریب سی جماعت ہیں۔ جہاں تک ہماری بساط اور طاقت ہے ہم اپنے ذہین بچوں کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ ابھی انشاء اللہ کل ہی ایک غریب مگر ذہین بچہ انگلستان جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے حساب کے ایک خاص شعبے میں بڑا اچھا ذہن دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذہانت اور فراست کو اور زیادہ تیز کرے۔ پس قوم نے اس کا انتظام کیا۔ وہ ولایت جاکر پڑھے گا۔ اور اگر حالات یہی رہے اور اس کی توجہ بھی قائم رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذہن کو بھی اسی طرح ٹھیک رکھا تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ دس سالوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شامل ہوجائے گا۔

پس ہم اس معاملہ میں کنجوس نہیں ہیں۔ جو جماعت کے بچے نہیں ابھی تک اگر اُن کے متعلق ہمیں پتہ لگ جائے اور ہمیں طاقت ہو تو ہم ان کی بھی مدد کرتے ہیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اپنے غیر احمدی بھائیوں کے سینکڑوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی ہے۔ جس سے اُن کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ہمارے اس علاقہ کے ایک مزدور کا بچہ تھا جس کے لئے باپ ایک پیسہ خرچ نہیں کر سکتا تھا۔ پتہ نہیں کس طرح اس بچارے نے میٹرک پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی پڑھائی کے لئے مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اب وہ وکیل ہے۔ اس پر ہمارا کوئی احسان نہیں ہے ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ اس کا حق تھا۔ دوسرے لوگ اُسے دے نہیں رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم اُسے یہ حق دے دیں۔ اب اس کا گھر ایک مزدور کا گھر نہیں رہا۔ وہ ایک وکیل کا گھر بن گیا ہے۔ دنیوی نقطۂ نگاہ سے بھی اس میں بڑا فرق ہے۔ اور عزت کے لحاظ سے بھی اور مال کے لحاظ سے بھی بڑا فرق ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے قول اور فعل سے قرآن کریم کی اشاعت میں لگے رہوگے اور اشاعتِ قرآن کے لئے اپنی طرف سے انتہائی کوشش کروگے یعنی وہ کوشش جس کو کبھی ہم غلبۂ اسلام کی کوشش کہتے ہیں کبھی اشاعتِ اسلام کی کوشش کا لفظ بولتے ہیں کبھی ہم خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے الفاظ بولتے ہیں۔ اور دراصل ہر کوشش کا آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پیار ہو کیونکہ اللہ ہی اللہ ہے اور یہ حقیقت ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے باقی تو سارے وسائل ہیں۔ یا غیر متعلق چیزیں ہیں۔ دنیا نے غیر متعلق بنا دیا ہے ورنہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کو وسائل ہی بنایا تھا اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا۔

اشاعتِ قرآن کریم کی کوشش اور افضالِ الٰہیہ

بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو میری راہ میں اشاعتِ قرآن کی کوشش ہوگی، وہ تمہیں اس گروہ میں شامل نہیں کرے گی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

عاملة ناصبة

بلکہ اس گروہ میں شامل کرے گی جس کے متعلق اس نے فرمایا ہے:-

وجوہ یومئذ ناعمة
لسعیھا راضیة

یعنی جو اپنی کوشش کے نتیجہ سے راضی اور مطمئن ہوں گے اور وہ سمجھیں گے کہ ان کی کوشش کا نتیجہ بہت زیادہ نکل آیا۔ اس لئے کہ مثلاً ایک غریب آدمی ہے اس کی انتہائی کوشش دس روپے ہوسکتی ہے۔ لیکن ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام کے لئے دس روپے تو کوئی کوشش نہیں۔ مگر یہ بھی خدا تعالیٰ کا بڑا رحم ہے کہ انتہائی کوشش دس روپے بلکہ انتہائی کوشش چار آنے بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اب یہ چار آنے کی انتہائی کوشش تھی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں فرمایا ہے آپ نے ایسے لوگوں کا جنہوں نے چار آنے میں انتہائی کوشش کو پایا اور خدا کے حضور وہ قربانی پیش کردی، ان کا نام قیامت تک کے لئے دعا کے لئے محفوظ کر دیا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قرآن کریم کی اشاعت کے لئے انتہائی کوشش کروگے (خواہ وہ دنیا کی نگاہ میں دس روپے ہو یا دس آنے ہو یا دس پیسے ہو) تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنے انتہائی فضل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں کا تو شمار بھی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ جو فضل نازل کرتا ہے انہیں ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں

غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑا عظیم وعدہ دیا ہے ہمیں یہ خوف نہیں کہ ہماری کوششیں رائگاں جائیں گی۔ البتہ ہمیں یہ خوف ضرور ہے کہ ہماری کوششوں میں شیطانی وساوس کا گھن نہ لگ جائے۔ لیکن ہمیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ فکر پیدا نہیں ہوتی کہ اگر ہم نیک نیتی اور خلوص دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہو کر کوئی کوشش کریں گے تو وہ ضائع چلی جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہماری ایسی کوششیں ضائع نہیں جائیں گی۔

دنیا کی جنّت اور ہماری ذمہ داری

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ

کہ ایسے لوگوں کو جنت ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس زندگی کی بھی ایک جنت ہے اور اس زندگی کی بھی ایک جنت ہے۔ اور یہاں کی جنت بھی یعنی اس دنیا کی جنت بھی فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ کی مصداق ہے۔ جنت کی زندگی کے متعلق قرآن کریم نے جو بیانات دئے ہیں وہ اس پر بھی چسپاں ہوں گے۔ اور دنیا کی جنت میں بھی لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً کوئی لغو بات نہیں کی جائے گی۔

دراصل اس میں ایک مومن پر بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ آج میں سوچ رہا تھا تو میرا دماغ اس طرف گیا کہ دنیا کامیابی کے بعد لغو باتوں پر مشغول ہو جاتی ہے۔ بچے میٹرک کا امتحان دے کر آتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ اب ہم فارغ ہیں اور بیٹھ کر گپیں ماریں گے۔ یہی حال ایف اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے بی اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے۔ ایم اے کے امتحان دینے کے بعد ہوتا ہے اور اجتماعات کے بعد ہوتا ہے۔ مثلاً اب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو کہیں گے آؤ ذرا سستا لیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً

خدا کی جماعتیں لغو باتوں میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا کرتیں۔

جلسہ سالانہ ہوتا ہے دماغ تھکے ہوتے ہیں دعائیں کرکے اور باتیں سن کر۔ مگر ایک عقلمند انسان کا دماغ باتوں کو ذہن میں حاضر رکھنے کے لئے کوشش کرتا ہے کیونکہ لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً کی رو سے یہ دنیوی جنت بھی ایسی ہے کہ اس میں وقت کے ضیاع کی اجازت نہیں ہے۔ امت محمدیہ جو اپنے مقام کو پہچانتی ہے یا امت محمدیہ کے وہ حصے جو اپنے مقام کو پہچانتے ہیں۔ وہ کامیابی کے بعد لغو باتوں کی طرف نہیں جاتے۔ اس واسطے کہ اگلی اور ایک نئی اور بڑی کامیابی کا وعدہ ہے اور اس کے لئے بھی انتہائی جدوجہد کی ضرورت ہے

متواتر جدوجہد اور الٰہی رحمتیں

اگرچہ میرا مضمون اس وقت روحانیت اور روحانی ترقیات اور روحانی رفعتوں کے متعلق ہے لیکن میں وہی میٹرک کے امتحان کی مثال دے کر بات واضح کرتا ہوں۔ جس لڑکے نے دسویں کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن لی ہے اور امید رکھتا ہے کہ وہ ایف اے کے امتحان میں بھی بورڈ میں اول نمبر پر آئے گا تو وہ پہلے سے تیاری کرنی شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس کے لئے انتہائی کوشش کی ضرورت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بیچ میں قریباً دو سال کا فاصلہ ہے اس کا ایک منٹ بھی ضائع نہ ہو۔ مگر ایف اے کی کامیابی اس کامیابی کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے جو اللہ تعالیٰ روحانی میدانوں میں ایک کے بعد دوسری کامیابی دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ

یعنی اللہ تعالیٰ انسان پر بار بار فضل کرتا ہے اور دو فضلوں کے درمیان انسان کی اپنی کوشش ہے۔ ایک فضل ہوتا ہے اس پر وہ تسلی پاتا ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر ٹھہرنا نہیں۔ اے میرے بندے! تو نے میرا پیار لیا لیکن اس سے بڑا پیار میں تجھے دینے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کے لئے کوشش کر۔ غرض ایک ہی وقت میں پہلی کامیابی پر اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے دیکھنے کے بعد روح سرور بھی حاصل کر رہی ہے اور دماغ اور جسم اور روح نئی کوشش میں بھی لگ گئی ہے۔

پس سرور اور جدوجہد متوازی چلنے شروع ہو گئے اور یہ شروع سے اسی طرح چلے رہے ہیں اس لئے وقت کو ضائع کرنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً۔ اب آپ یہاں سے جائیں گے۔ سستانے کے لئے آپ کو کوئی وقت نہیں۔ اگلی کامیابی کے لئے آپ کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ پر مزید رحمتیں نازل فرمائے۔ اس طرح ایک غیر متناہی سلسلہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا شروع ہو جاتا ہے۔

اُخروی جنّت اور ترقیات

جب انسان خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان لاتا ہے تو اسے اخروی جنت بھی ملتی ہے اور وہاں بھی اگرچہ وہ عمل کی دنیا نہیں ہے مگر جس طرح گلاب کا پھول جب پورا بن جاتا ہے تو اس کے بعد گلاب کے پھول بننے کا تو کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن پتیوں کے کھلنے کا سوال پیدا ہو جاتا ہے

گلاب کی تو محدود پتیاں ہیں لیکن انسان جب دوسری زندگی میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نئی زندگی حاصل کرتا ہے تو اس کی مثال یوں سمجھو کہ وہ ایک گلاب کا پھول ہے جو نہایت خوبصورت اور خوشبودار اور حسین رنگوں کا مجموعہ ہے اور جس کی پتیاں غیر محدود ہیں اور جب کھلتی ہیں تو اس کے حسن میں خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی محبت کا جلوہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی

پس میرے اور آپ کے لئے کسی ایک مقام پر ٹھہرنے کا کوئی سوال نہیں ہے ہم تو ایک راستے پر چل پڑے ہیں کہ ٹھہرے تو مارے گئے۔ کون ہے ہم میں سے جو زبانی یہ کہنے کے لئے تیار ہو کہ کچھ گھنٹے ہماری زندگی میں ایسے بھی ہو چکے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان دوری پیدا ہو جائے۔ جب آپ کا دماغ اس تصور کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو آپ کا عمل اس بات کو قبول کرنے کے لئے کیسے تیار ہو جائے گا۔

پس یہ تسلسل جو ایک طرف انسانی کوشش اور محنت میں ہمیں نظر آ رہا ہے اس تسلسل کو قائم رکھنا چاہئے تاکہ دوسری طرف وہ تسلسل جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے اور جسے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ رہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے جن میں سے ہر جلوہ پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے وہ تسلسل قائم رہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

اب میں عہد دہرانے اور دعا کرانے کے بعد آپ کو رخصت کروں گا۔ سفر اور حضر میں آپ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جسموں میں اور آپ کی عمروں میں برکت ڈالے۔ اور آپ کی محنت میں برکت ڈالے۔ اور آپ کے مال میں برکت ڈالے اور آپ کی اولاد میں برکت دے۔ اور آپ کی اولاد کو آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے آمین۔

> بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
> بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی

جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) میں تشریف آوری اور شاندار استقبال

رپورٹ مرسلہ مکرم ایم اے باقی صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور

محترم جناب سید فضل احمد صاحب ڈی آئی جی پٹنہ کے ذریعہ یہ خوشکن اطلاع موصول ہونے پر تمام احباب جماعت کے دل انتہائی مسرت اور شادمانی سے لبریز ہو گئے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے تربیتی دورہ کے ضمن میں مورخہ ۱۱ مئی کو بھاگلپور تشریف لا رہے ہیں۔ اس مسرت افزا اطلاع پر احباب برہ پورہ کے مشورہ سے طے پایا کہ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے استقبال اور دیگر مصروفیات سے متعلق خاطر خواہ انتظام کرنے کے علاوہ ۱۱ مئی کو تمام احباب بھاگلپور جائیں اور شایان شان استقبال کریں۔ چنانچہ تمام احباب جماعت برہ پورہ ۱۱ مئی کو برہ پورہ پہنچے۔ ۸½ بجے شب جب آپ کی کار مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی کوٹھی کے احاطہ میں داخل ہوئی فضا فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے محترم موصوف کو پھولوں کے ہار پہنائے اور موصوف نے تمام حاضرین کو شرف مصافحہ و معانقہ عطا فرمایا

استقبال کے بعد تمام احباب نے مسجد احمدیہ بھاگلپور میں محترم صاحبزادہ صاحب کی اقتدا میں نماز عشا ادا کی۔ اور نماز کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے آپ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا جس میں بھاگلپور اور برہ پورہ کے احباب جماعت بھی مدعو تھے۔

دوسرے دن یعنی ۱۲ مئی کو چونکہ جمعۃ المبارک تھا اس لئے جماعت برہ پورہ کے احباب اور مستورات بھی بھاگلپور پہنچ کر جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے۔ اور موصوف کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ سے استفادہ کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم خورشید عالم صاحب نے وسیع پیمانہ پر ظہرانہ کا انتظام کیا جس میں برہ پورہ کے احباب کو بھی محترم صاحبزادہ صاحب کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت حاصل ہوئی

۱۲ مئی کی شام کو عصرانہ کا انتظام جماعت احمدیہ برہ پورہ کی طرف سے کیا گیا تھا (باقی صفحہ ۱۱ پر)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۱ء منعقدہ فروری ۱۹۷۲ء

قسط دوم

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نظامِ خلافت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

برکاتِ خلافت

خلافت علیٰ منہاج النبوت کے بارے میں جو خلافتِ احمدیہ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے نہایت اختصار کے ساتھ روشنی ڈالنے کے بعد قرآن کریم کے بیان فرمودہ امور کی بنیاد پر خلافت کی برکات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں

وحدت کا قیام

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی ایک بہت بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ پراگندگی اور انتشاری کیفیت جو ان کی آمد سے قبل موجود ہو اس کو دور کر کے قومی شیرازے کو مجتمع کیا جائے اور ایک ایسی محبت و اخوت قائم کی جائے جس کی نظیر دنیاوی رشتوں میں نظر نہ آتی ہو۔

چنانچہ خدا تعالیٰ امتِ مسلمہ کو ہدایت فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا یعنی تم سب کے سب خدا تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ اور خدا کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے (آلِ عمران آیت ۱۰۴)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حبل اللہ کی تشریح کرتے ہوئے اسے خلافت قرار دیا ہے چنانچہ حضور صلعم فرماتے ہیں :-

اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنَّهُمَا حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُودُ فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِمَا فَقَدْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا

میرے بعد تم ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرو کیونکہ وہ دونوں حبل اللہ (اللہ کی رسّی) ہیں پس جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے ایک قابلِ اعتماد چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں۔ (ازالۃ الخفا صفحہ ۶۴)

اس طرح خدا تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ تمہاری شیرازہ بندی کیلئے اور تمہارے اندر اجتماعی روح قائم کر کے الفت اخوت اور وحدت پیدا کرنے کے لئے حبل اللہ یعنی خلافت کا اعتصام اور اس کے ساتھ وابستگی ضروری ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں جب سے نظامِ خلافت منقطع ہو گیا ہے اسی وقت سے آج تک ان میں قومی وحدت پیدا نہ ہو سکی ہر طرف تفرقہ و انتشار ہے۔ کئی فرقے پارٹیاں اور جمعیتیں بن چکی ہیں جو ایک دوسرے سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے میں مصروف ہیں

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی کتاب "مسئلہ خلافت" میں نظامِ خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے صاف اور واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر زوال آنے کی اصل اور بنیادی وجہ نظامِ خلافت کا فقدان ہے

اسی طرح اہلِ سنت والجماعت لاہور سے تعلق رکھنے والا ایک رسالہ "جدّوجہد" لکھتا ہے :-

"صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب ہے جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان اعلیٰ روایات کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں نے خلافت کی قبا کو چاک کر کے جابر سلطانی کا سلسلہ شروع کر دیا اور امت کا شیرازہ اپنے ہاتھوں سے بکھیر دیا ...... جس سے فرقہ بندی کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلام کی صورت مسخ ہو گئی آجکل صرف اسماعیلی فرقہ اور احمدیہ جماعت دو ایسے فرقے ہیں جو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اصول پر چل رہے ہیں ...... کیا باقی مسلمان جو کثرت میں ہیں اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ایک خلافتِ اسلامیہ قائم نہیں کر سکتے۔"

(رسالہ جدوجہد لاہور ۶ ستمبر ۱۹۶۰ء صفحہ ۶)

اس ایک ہی حقیقت بیانی میں ایک طرف جہاں خلافت کے فقدان کی وجہ سے مسلمانوں کی انتشاری کیفیت اور پراگندگی کا اعتراف کیا گیا ہے وہاں دوسری طرف جماعت احمدیہ میں قائم شدہ خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کی وجہ سے جو وحدت اور مضبوط تنظیم پائی جاتی ہے اس کا اقرار کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج ہم احمدی خلافت جیسی نعمتِ عظمیٰ کی بدولت ایسی مضبوط تنظیم اور مستحکم نظام میں پروئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں گویا کہ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ کے ارشادِ خداوندی اور یدُ اللّٰهِ علی الجماعۃ کے فرمانِ نبوی کے مطابق ہر روز تائیدِ الٰہی اور نصرتِ خداوندی کے جلوے دیکھتے آ رہے ہیں۔ دوسری طرف اعتصام بحبل اللہ کے نتیجہ میں ہم احمدی خود فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کی جیتی جاگتی تصاویر ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

جب مل گئے دو احمدی سمجھو اک کو بسیلی مل گئی

گویا کہ خلافت کی یہ ایک عظیم الشان برکت ہے کہ ہمارے اندر جہاں تنظیم اور وحدت قائم ہے وہاں اس کے نتیجہ میں اخوت و الفت کا بے نظیر نمونہ ہمارے اندر پایا جاتا ہے چنانچہ علّامہ نیاز فتحپوری جیسے تجربہ کار اور جہاندیدہ عالم نے اس کا یوں اعتراف کیا کہ

"اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل و منظم جماعت کوئی دوسری نہیں۔ اور جب تک ان میں تنظیم قائم ہے میں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا" (نگار لکھنؤ نومبر ۱۹۶۱ء)

تمکنتِ دین

خلافت کی دوسری برکت وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ بتائی گئی ہے یعنی دین کو تمکنت دینا اسلامی خلافت کا خاصہ ہے

تمکنت دین کی تعریف کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (الحج ۴۱) یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو تمکنت دیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے۔ بالفاظ دیگر تمکنت دین سے مراد تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہے گویا کہ تمکنت دین کا انتظام خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعہ ہی صحیح معنوں میں ممکن ہو سکتا ہے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی حکومتیں ہیں ان کی تنظیمیں بھی ہیں اور مختلف جمعیتیں بھی ہیں لیکن زمانہ کے حوادث کا مقابلہ نہیں کر سکتیں لیکن صرف خلافتِ احمدیہ کا قیام اسلام کے عالمگیر اصول پر عمل میں آیا۔ نظامِ خلافت کا بنیادی محور ایک ہمہ گیر نظریہ ہے اور وہ یہ کہ اسلام کو تمام دنیا اور ادیان پر غلبہ عطا کیا جائے۔ چنانچہ خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ خلیفۂ وقت کی نگرانی میں اس مادی دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی شوکت و عظمت اور تمکنت دین کے قیام کے لئے اور قرآن کریم کے ذریعہ تسخیرِ قلوب کے لئے عالمگیر پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پروگرام میں جماعتِ احمدیہ کو عالمگیر غلبہ اور فتح و نصرت حاصل ہو رہی ہے۔ اس پروگرام کے ذریعہ ہمارے تبلیغی مشن اور ادارے ایشیا کے تمام اہم ممالک اور جزائر کے علاوہ امریکہ یورپ۔ مغربی افریقہ اور مشرقی افریقہ کے بیسیوں ممالک میں بڑی کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ ممالکِ غیر میں اب تک ۲۲۵ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور کئی مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ ۹۰ کے قریب کالج اور سکول بڑی کامیابی کے ساتھ چلائے جا رہے ہیں۔ کئی طبّی مراکز کے ذریعہ خدمتِ خلق کے کام سرانجام دئے جا رہے ہیں۔ آج صفحۂ عالم پر جماعتِ احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو قرآن مجید کے تراجم انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن۔ سواحیلی۔ ڈینش۔ انڈونیشین، اسپرانٹو۔ ہندی اور گورمکھی زبانوں میں شائع کر چکی ہے اور ۱۲ کے قریب مختلف عالمی زبانوں میں ترجمے تیار ہیں۔

پس آج ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور یہ محض خلافت ہی کی برکات کا اثر اور نتیجہ ہے۔ جس کا اعتراف واضح الفاظ میں مخالفین تک کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ دہلی کا موقر روزنامہ "دعوت" "تبلیغ یورپ و افریقہ" کے زیرِ عنوان یوں رقمطراز ہے :-

"ہمیں ان احمدی حضرات کو اختلاف کے باوجود داد دینی چاہئے جو مغربی اور افریقی ممالک میں اپنے طور پر اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آخر یہ لوگ گرتے پڑتے کس طرح زندہ رہے ہیں ہوئے انہوں نے اپنے خاص نظام کے تحت اپنے نظریات و عقاید کی تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو پختہ بنایا۔ اور مذہب کی دولت انہوں نے پائی اسے کر وہ افریقہ اور دوسرے ممالک میں پہنچے اور انہوں نے کے سہارے اس کی دکانیں وہاں سجائیں جہاں اس کا نام لینا بھی دوسروں کے لئے باعثِ شرم ہے"

(بحوالہ صدق جدید ۱۶ / جون ۱۹۶۱ء)

تمکنتِ دین سے جس طرح تبلیغ و اشاعت اسلام مراد ہے اسی طرح تعلیم و تربیت اور تزکیۂ نفوس کا اہتمام کیا جانا بھی ہے۔ دنیا کے باطل

نظاموں اور گندے ماحول کے مسموم اثرات سے جماعت کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کی تربیت اور نگرانی اسی قدر ضروری ہے جس قدر جسم کے قیام اور بقا کے لئے غذا۔ اور یہ کام فی ذاتہٖ اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اس کو قوم کی زندگی اور موت کا سوال کہہ سکتے ہیں۔ جب تک قوم میں تزکیۂ نفوس کا کام جاری ہے اور اس کی صحیح تربیت اور نگرانی کا انتظام ہوتا رہے قوم اپنا اعلیٰ اخلاقی کردار ساتھ لے کر ترقی کی طرف رواں دواں ہوگی۔

چنانچہ خلافت احمدیہ کی برکت سے ہماری جماعت میں بچوں نوجوانوں بڑوں اور عورتوں کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کیلئے مختلف تنظیمیں قائم ہیں اور اسی کے لئے دیگر تحریکیں بھی کارفرما ہیں جن کے نتیجہ میں جماعت کے اندر تمکنت دین یعنی تزکیۂ نفوس کا کام حسن و خوبی سے انجام پا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس اسلامی کردار اور اخلاق سے متاثر ہو کر علامہ نیاز فتحپوری تحریر فرماتے ہیں: ۔

"اس وقت ان تمام جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی متعیّن کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے اور گو اس کا احساس تنہا مجھی کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے۔"

(نگار۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

ایک غیر مسلم مشہور صحافی جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر "ریاست" تحریر فرماتے ہیں: ۔

"ایڈیٹر ریاست کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان سینکڑوں میں ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلامی شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ احمدی کیلئے بددیانت ہونا ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں اور ان کے مبلغین کو دیکھ کر تو عیسائیوں کے پابند کیریکٹر کے وہ پادری یاد آ جاتے ہیں جن کے اسوۂ حسنہ کو دیکھ کر ہندوستان کے لاکھوں انسانوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔"

(اخبار ریاست ۱۳ ر نومبر ۱۹۵۳ء)

خوف کا امن میں تبدیل ہونا

خلافت کی ایک اور برکت خدا تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے: ۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور)

یعنی اسلام کے لئے مختلف خطرات آئیں گے لیکن خلافت حقہ کی برکت سے خدا تعالیٰ ان کو امن میں بدل دے گا خواہ وہ اندرونی خطرات ہوں یا بیرونی حملے ہوں۔ خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ ہر قسم کے خطرے اور خوف کی حالت کو دور کرتے ہوئے امن قائم فرمائے گا۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو بھی مختلف قسم کے خوفناک اور پُرخطر حالات سے بیسیوں مرتبہ دوچار ہونا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام اندرونی اور بیرونی خطروں اور خوفناک حالتوں کو خلافت ہی کی برکت سے دور کر کے امن و امان میں بدل دیا۔

اس کی تفصیل بیان کرنا گویا تاریخ احمدیت کی ورق گردانی کے مترادف ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ تاہم ایک دو باتیں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جماعت کو پیش آمدہ مختلف فتنوں اور سازشوں کے درمیان فتنۂ احرار خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ۱۹۳۴ء کے ایام میں مجلس احرار اپنی تمام طاقتوں کو مجتمع کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف صف آرا ہوئی۔ اور اس نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے نعرے لگائے اُس وقت کی حکومت نے بھی فتنہ پردازوں کی پیٹھ ٹھونکی اور جماعت کو ایک خوفناک اور خطرناک حالت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک ظاہر بین انسان اس وقت کی مخالفت کے طوفانوں اور تیز و تند آندھیوں کو دیکھتے ہوئے قطعاً یہ خیال نہیں کر سکتا تھا کہ اب کی دفعہ جماعت احمدیہ تباہی سے محفوظ رہ سکے گی۔ جماعت احرار کے سربراہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اُس موقع پر یہ دھمکی بھی دی تھی کہ

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ)

اور انہوں نے احمدیوں کو للکارا تھا کہ

"مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے"

(ایضاً صفحہ ۳۹)

ان گیدڑ بھبکیوں کو سُن کر خدا تعالیٰ یقیناً عرش پر مسکرا رہا ہوگا کیونکہ خدا کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
اور پھر شبیر کا بچہ بھی شبیر ہی ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی ان دھمکیوں کے جواب میں فرمایا: ۔

"میں احرار کے قدموں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں"

اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ واقعی احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ان کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور بالآخر مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر "زمیندار" کو اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے احراریوں کو کہنا پڑا کہ: ۔

"کان کھول کر سنو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے .... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے ...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶)

اس طرح خدا تعالیٰ نے وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کا نظارہ ہمیں دکھا کر خلافت کی برکت سے متمتع فرمایا

اسی طرح کے بعض اور حالات سے جماعت کو دوچار ہونا پڑا۔ یعنی ۱۹۴۷ء میں جو قیامت کے نظارے سے کم نہ تھے۔ اس وقت جماعت کی اکثریت اپنے سینوں میں "داغ ہجرت" لئے ہوئے نہایت کس مپرسی کی حالت میں اپنی پیاری اور مقدس بستی قادیان کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ اس کا کوئی دنیاوی سہارا نہ تھا لیکن خدا تعالیٰ خلافت کی برکات کے رنگ میں آسمان سے اترا جس کے نتیجہ میں تسبیح کے یہ بکھرے ہوئے دانے نظام خلافت کے مضبوط تاگے میں پروئے جا کر پھر مجتمع ہو گئے اور وہ ابراہیمی طیور ابراہیم ثانی کے فرزند اسماعیل ثانی کی آغوش میں پھر جمع ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے ان طیور کو ایک اور آشیانہ میں لا بسایا جس کا نام ربوہ ہے۔ یہ بھی وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں Anti Ahmadiyya Agitation کے نام سے بعض سیاسی جماعتوں نے سیاسی اغراض کے حصول کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اور اپنی تمام سیاسی اور مذہبی قوتوں کو مجتمع کر کے جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کر دینے کا پروگرام بنا کر پوری قوت سے اس پر عمل کیا اور انہیں پختہ یقین تھا کہ اُن کی ان اجتماعی کوششوں سے احمدیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ چنانچہ ان خطرناک ایام کے اس ماحول کا نقشہ تحقیقاتی عدالت نے یوں کھینچا تھا

"نظم حکومت کی مشینری بالکل بگڑ چکی تھی۔ اور کوئی شخص مجرموں کو گرفتار کرنے یا ارتکاب جرم کو روک کر قانون کو نافذ العمل کرنے کی ذمہ داری لینے پر آمادہ یا خواہاں نہ تھا۔ انسانی کے بڑے بڑے مجموعوں نے جو معمولی حالات میں معقول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے ایسے سرکش اور جنون زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جن کا واحد جذبہ یہ تھا کہ قانون کی نافرمانی کریں اور حکومت وقت کو جھکنے پر مجبور کر دیں"

(اردو ترجمہ رپورٹ صفحہ ۱۹۱)

ایسے خطرناک ماحول اور خوفناک حالات میں جماعت کی حفاظت کرنے کے لئے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً

یعنی میں اچانک فوجوں کو ساتھ لے کر تیری مدد کے لئے آؤں گا خدا تعالیٰ نے ان شرپسند طاقتوں کو بہت جلد زیر کر دیا اور جماعت احمدیہ کو اپنے وعدہ کے مطابق ہلاکت اور تباہی اور خوف کی حالت سے بچا کر امن و امان کے سائے میں محفوظ کر دیا۔

اس طرح جماعت احمدیہ کو بے شمار پُرخطر حالات سے دوچار ہونا پڑا لیکن ہر موقع پر خدا تعالیٰ خلافت کی برکات کے جلوے دکھاتا رہا اور اگر دیکھا جائے تو تاریخ احمدیت کا ہر ورق ہمیں خلافت کی برکات سے معمور ہی نظر آئے گا۔

انہی برکات خلافت سے مستفید اور فیضیاب ہوتے ہوئے ہم خدا کے فضل سے ایک ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں جسے فتح و نصرت اور عالمگیر غلبۂ اسلام کا دور کہا جا سکتا ہے

(باقی)

درخواست ہائے دعا

میرے والد مکرم ڈاکٹر ... رشید احمد صاحب تین ماہ سے دل کے دورہ سے سخت بیمار ہیں جب دورہ ہوتا ہے شدید درد ہوتا ہے۔ علاج سے درد کی شدت میں کچھ کمی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویش بھائیوں سے والد محترم کی صحت عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار علیہ سلطانہ ... بوپال

برادرم عزیزم ڈاکٹر محمد ... صاحب ساجد پورٹ لینڈ امریکہ ان دنوں ... پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ احباب کرام ان کی پریشانیوں کے ازالہ کے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔ برادرم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب ... امتحان دے رہے ہیں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار رشید احمد گجراتی

آخری قسط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

حالات حاضرہ کے متعلق

محمد حفیظ بقاپوری

(۱۰)

قرآنی پیشگوئی کے مطابق ارض فلسطین میں یہود کے عارضی اجتماع کی تفصیل آپ نے پڑھی اس سلسلہ میں دسویں نمبر پر ایک اور اہم پیشگوئی کا ذکر کیا جانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جس کا ذکر زبانِ نبوی سے ہوا۔ اور وہ پیشگوئی جون ۱۹۶۷ء میں پوری ہوئی۔ رسول اللہ صلعم کی یہ پیشگوئی یہود کے ہاتھوں مسلمانوں کے سخت ہزیمت اٹھانے اور مسلمانوں پر ایک خطرناک لڑائی مسلط ہونے سے تعلق رکھتی ہے۔ احادیث میں اس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے:-

عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمرًا وجھہ وھو یقول لا الٰہ الا اللہ یردّدھا ثلاث مرّات ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج و ماجوج مثل ھٰذہ وعقد عشرًا

(ترمذی مجتبائی جلد ۲ ابواب الفتن باب ما جاء فی خروج یاجوج وماجوج صفحہ ۴۱)

زینب بنت جحش صحابیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اس وقت حضور کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ حضور فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا عربوں کے لئے ویل اور تباہی ہے! ایک سخت لڑائی کے سبب جس کا وقت قریب آن پہنچا!! اور فرمایا یاجوج ماجوج کی دیوار میں آج ہی ایک چھوٹا سا شگاف ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ حضور نے انگلیوں سے دس کا عدد بنا کر چھوٹے شگاف کا اشارہ فرمایا۔

یہ پیشگوئی اس خطرناک جنگ کی طرف واضح اشارہ ہے جو جون ۱۹۶۷ء میں عربوں کی یہود سے ہوئی۔ اور غیر متوقع طور پر عربوں کو یہود کے ہاتھوں ایسی ہزیمت اٹھانا پڑی جس کی نسبت متعدد بار عرب لیڈروں نے صاف طور پر اعتراف کیا کہ اس سے عربوں کی کمر ٹوٹ گئی اور اس سے مشرق وسطیٰ میں عرب ممالک کی ساکھ کو سخت دھکا لگا اور نہ صرف یہ کہ اس کی ساکھ جاتی رہی بلکہ ایک بڑے علاقہ سے مصر کو ہاتھ دھونے پڑے اور آج تک اس سارے علاقہ میں ہر وقت جنگی کیفیت طاری ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ اس جگہ کے پیچیدہ حالات کب ساری دنیا کے امن و امان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں!!

پیشگوئی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے اشارہ سے جو دس کا عدد بنایا اس میں اسی صورت حال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو دسویں صدی ہجری میں یاجوج ماجوج کے کل پرزے نکالنے اور ان کے غلبہ اور عروج کا آغاز ہوا۔ پیشگوئی نبوی میں جو یاجوج ماجوج کی دیوار میں چھوٹا سوراخ ہو جانے کا ذکر ہے وہ دسویں صدی ہجری میں بڑھ کر ان اقوام کے حرکت میں آ جانے کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ بعد کے زمانہ میں پیش آنے والے واقعات نے ان ساری باتوں کو پورا کر دکھایا۔ بالخصوص وہ بات بھی جو یہود کے ہاتھوں عربوں کی سخت ہزیمت کی پیشگوئی پر مشتمل تھی۔ اور جون ۱۹۶۷ء نے وہ منظر ساری دنیا میں نشر کر دیا۔!!

(۱۱)

اب تک جو دس پیشگوئیاں بیان ہوئیں وہ سب کی سب ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور سب کی سب اس وقت تک بڑی صفائی سے پوری ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت پر مہر لگا چکی ہیں۔ اب آخر میں آنحضرت صلعم کی ایک ایسی پیشگوئی بیان کی جاتی ہے جو مستقبل قریب میں پوری ہونے والی ہے اور اپنی عظمت و شان اور وسعت کے لحاظ سے کسی بھی دوسری پیشگوئی سے کم نہیں۔

یہ پیشگوئی براہ راست تو یہود سے تعلق رکھتی ہے لیکن ایک دوسرے پہلو سے اس کا تعلق ساری دنیا کے ساتھ ہے کیونکہ اس میں ایسے واقعات وحالات سے پردہ اٹھایا گیا ہے جن کا واسطہ ساری دنیا کو پڑنے والا ہے اور اس پیشگوئی کے دائرہ تاثیر صرف ارض فلسطین یا عرب ممالک ہی نہیں آنے والے بلکہ ساری دنیا ہی اس سے متاثر ہونے والی ہے اور اس کے نتائج و عواقب اس وقت کی ساری دنیا کی سیاست کے لئے فیصلہ کن ثابت ہونے والے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ جس طرح حبیب خدا کی کہی [illegible] پوری ہوئی ہیں اسی طرح [illegible] پوری ہوگی۔ فرعون مصر کے غرق [illegible] قرآنی بیان کے مطابق یہود [illegible] ارض مقدسہ فلسطین میں تین بار داخلہ مقدر تھا [illegible] دوسری بار کے داخلہ کی نسبت قرآن کریم کا بیان ہے کہ [illegible] وعد الآخرۃ جئنا بکم لفیفًا (بنی اسرائیل آیت ۱۰۵) [illegible] کے بعد ہم یہود کو سب اطراف سے [illegible] اور ایک [illegible] عام مسلمانوں [illegible] کے لئے [illegible] ابتلا کا وقت ہوگا۔ [illegible] سے ارض مقدس نکل جائے گی [illegible] عذاب [illegible]

قرآن [illegible] فلسطین [illegible] ہے بلکہ [illegible] آیات [illegible] فرماتا ہے

ولقد [illegible] الذکر ان الارض [illegible] الصالحون ○ ان فی ھذا [illegible] ○ وما ارسلنک [illegible] ○ قل انما یوحی الی انما الٰھکم [illegible] فھل انتم مسلمون ○ فان تولوا فقل اٰذنتکم علی سواء [illegible] اقریب ام بعید ما توعدون ○ انہ یعلم الجھر من القول [illegible] ○ وان ادری لعلہ فتنۃ لکم ومتاع الی حین ○ قل رب احکم بالحق وربنا الرحمٰن المستعان علی ما تصفون ○ (انبیاء ع ۷)

قرآن کریم کا انداز بیان بڑا دلکش نرالا اور پرلطف ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کے آغاز میں یہود کی دو تباہیوں کا ذکر بائیبل کے حوالہ سے کیا تھا۔ تیسری بار ارض مقدسہ میں آنے اور پھر عبرتناک تباہی کا شکار ہو جانے کا ذکر بھی قرآن کریم نے بائیبل ہی کے حوالہ سے فرمایا ہے حتیٰ کہ اس جگہ بائیبل کی مخصوص کتاب زبور کا نام لے کر بیان کا آغاز فرمایا ہے۔

سورۃ انبیاء کی ان آیات میں زبور کا حوالہ دے کر بتایا گیا ہے کہ ارض مقدسہ کے اصل وارث خدا کے صالح بندے ہیں چنانچہ زبور باب ۳۷ آیت ۲۹ میں لکھا ہے

"صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے"

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ میں ان فی ھذا لبلاغًا لقوم عٰبدین۔ عبادت گزار بندوں کے نام ایک پیغام کے الفاظ سے اس پیشگوئی کو زیادہ وزن دار بنا دیا گیا ہے اور اشارۃ النص کے طور پر بتایا گیا ہے کہ فلسطین میں یہود کے اس طرح پر قابض ہو جانے اور مسلمانوں کے قبضہ سے یہ زمین نکل جانے پر قوم عابدین کو زیادہ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ان الفاظ میں مسلمانوں کو متنبہ کر دیا اور ان کے ہاتھ میں نسخہ روحانی کا سرا بھی پکڑا دیا۔ کہ جس سے ارض مقدسہ یہود کے عارضی قبضہ سے نکل سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مسلمان خدا تعالیٰ کے حقیقی عبادت گزار بن جائیں۔ تب وہ غالب بھی آ جائیں گے۔

ارض مقدسہ پر یہود کے اس عارضی قبضہ کے بعد (جو اس وقت دنیا کے سامنے ہے) ارض مقدسہ پر مسلمانوں کا قبضہ کیونکر ہوگا اور یہود کا مستقبل کیا ہے اس کے بارے میں مسلم شریف کی حسب ذیل حدیث پر پورا غور اور تدبر کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں:-

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیھود فیقتلھم المسلمون حتی یختبی الیھودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللہ ھٰذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۶۶ باب الملاحم)

غور فرمائیے یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا بلکہ ایک لمبے عرصہ تک خود مسلمان ارض مقدسہ پر قابض رہے۔ اس حدیث کے مطابق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ یہودی اس ملک پر قابض ہو جائیں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کے چٹانوں کے پیچھے ماریں گے

اللہ اکبر۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اسی کے لئے تیاری ہے۔ آج اکناف عالم سے دھڑا دھڑ یہود ارض فلسطین میں جمع ہو رہے ہیں بلکہ جون ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیلی جنگ میں اسرائیل کو جو فتح ہوئی اس نے دنیا کے سبھی یہود کی دلی رغبت اور توجہ کو اس سرزمین کی طرف لگا دیا ہے اور یہ بھی خدائی

حکمت یہی ہے کہ اس طرح یہود خود ہی بڑی تعداد میں سمٹ کر اس خطہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ اس طرح ایک طرف سے یہود کے ساتھ خدائی وعدہ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا پورا ہو رہا ہے تو دوسری طرف یہود کے ساتھ مسلمانوں کی آخری اور فیصلہ کن لڑائی اور اس میں یہود کے عبرتناک صفایا کی کامل تیاری ہو رہی ہے فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

سورۂ انبیاء کی آخری آیات جن میں ہمیشہ کے لئے ارضِ مقدسہ کے مسلمانوں کے قبضہ میں آجانے کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر ہے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دعا سکھائی گئی ہے قَالَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ۔ اس کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا بڑا ہی پر لطف معنی خیز نوٹ ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی امت کے متعلق ایک دعا سکھائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اے محمد رسول اللہ! تو دعا کر کہ خدایا جس وقت مسلمانوں پر تنزل کا زمانہ آئے اور یہودی پھر ارضِ مقدسہ میں آجائیں تو گو میری امت کے لوگ اس وقت کمزور ہوں گے مگر اصل حکومت تو میری ہی ہوگی جو تیری طرف سے قیامت تک کیلئے خاتم النبیین مقرر ہوا ہوں پس مسلمانوں کی شکست میری شکست ہوگی اور میں تیرے حضور میں محبوب ہوں اور یہودی تیرے حضور میں مغضوب ہیں۔ پس میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرا لحاظ کرکے میری قوم اور یہودیوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ اور میری قوم کو یہودیوں پر فتح دے تاکہ پھر میری قوم عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ میں شامل ہوکر فلسطین پر قابض ہو جائے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۸)

اور تفسیر صغیر میں حضور رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کریمہ پر جو مختصر نوٹ رقم فرمایا وہ مختصر بھی ہے مگر بڑا ہی جامع نوٹ ہے اور خاص طور پر توجہ کے قابل ہے حضور فرماتے ہیں:

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے مسلمانوں کے لئے پہلے ہی دعا کروا دی ہے کہ خدا تعالیٰ فلسطین ان کو دے اور ان ۴۴

۴۴ کی صداقت ثابت کر دے ہمیں یقینِ کامل ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی اور دنیا اس کا قبول ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ نہ روس اسرائیل کو فائدہ دے گا نہ امریکہ"

یہ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چند ایسی اہم پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے متعلق ہیں۔ ان میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں اور کچھ آئندہ زمانہ میں پوری ہو کر آپ کی صداقت و عظمت کا زندہ ثبوت بنیں گی اور یہ ثابت کریں گی کہ عالم الغیب خدا نے جو غیب کی باتیں اپنے پیارے بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کیں سو فیصد درست نکلیں اور روز روشن کی طرح پوری ہو کر ایک بڑی دنیا کے لئے حجت اور ہدایت کا باعث بنیں اور بنتی رہیں گی۔ اور انشاء اللہ وہ وقت بھی ضرور آئے گا جب ساری دنیا آپ کی صداقت پر ایمان لے آئے گی۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۱۹۷۱-۷۲ء میں لازمی چندہ جات سو فیصد ادا کرنے والی جماعتیں

نیز سو فیصد سے کم لیکن ۹۰ فیصد سے زیادہ ادا کرنیوالی جماعتیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت کے احباب کو تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کا قابل قدر جذبہ عطا فرمایا ہے گزشتہ مالی سال یعنی ۱۹۷۱-۷۲ء میں جن مخلص جماعتوں نے اپنا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے یا نوے فیصد سے زیادہ ادائیگی کی ہے ان کی فہرستیں بغرض دعا شائع کی جا رہی ہیں نظارت ہذا ان تمام جماعتوں کے احباب اور عہدیداران متعلقہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے مالی قربانی اور تعاون کا بہترین مظاہرہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جزائے خیر بخشے اور آئندہ بھی اسی معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صوبہ یوپی۔ سو فیصد

انجولی۔ شاہجہانپور۔ بنارس۔ ردولی صالح نگر۔ جھلانواں

۹۰ فیصد سے زاید کانپور

صوبہ بہار۔ سو فیصد

پٹنہ۔ منظفرپور۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ خانپور ملکی۔ رانچی جمشید پور۔ آرہا جھارا آرہ۔

صوبہ بہار میں ۹۰ فیصد یا اس سے زیادہ ادا کرنے والی کوئی جماعت نہیں۔

صوبہ بنگال۔ سو فیصد

کلکتہ۔ گاتلہ

صوبہ اڑیسہ۔ سو فیصد

سونگھڑہ۔ چودوار۔ کرڑاپلی۔ پنکال کرٹ پاڑا۔ او ایم پی کٹک۔ بھوبنیشور کیرنگ۔ نرگاؤں۔ مازکاگوڑا۔ نیاگڑھ کٹک ٹاؤن۔ رورکیلا

صوبہ آندھرا۔ سو فیصد

سکندرآباد۔ کرنول

۹۰ فیصد سے زاید۔ چنت کنٹہ۔ وڈمان حیدرآباد

صوبہ میسور۔ سو فیصد

تیما پور شورا پور۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ بلگام

۹۰ فیصد سے زاید۔ یادگیر۔ سورب

صوبہ مدراس۔ سو فیصد

مدراس۔ ستانان کلم

صوبہ کیرالہ۔ سو فیصد

کالیکٹ۔ کرولائی۔ تیلی چری۔ کوڈالی۔ پینگاڈی۔ موگرال۔ ہیجیشور۔ منارگھاٹ۔ آڑیی ناڈ۔

۹۰ فیصد سے زاید۔ پینتھاپریم۔ کنانور ایراپورم۔

صوبہ جموں و کشمیر۔ سو فیصد

یاڑی پورہ۔ رشی نگر۔ سندبراڑی۔ مانڈوجن۔ چارکوٹ۔ جموں۔ گورسائی۔ سلواہ۔

۹۰ فیصد سے زاید

ہاری پاری گام۔ بھدرواہ۔ بڈھانوں۔

نوٹ :- (۱) ان میں سے بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا کچھ بقایا واجب الادا ہے

(۲) اگر حسابی غلطی کی وجہ سے کسی جماعت کا نام اس فہرست میں نہ آسکا ہو تو وہ اطلاع دیں

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ کیننانور (مالابار) کے ایک پرانے اور مخلص احمدی مکرم پی کمال صاحب مورخہ ۷ ارمئی ۱۹۷۲ء صبح ۹ بجے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے سسرالی کوڈالی جانے کے لئے گھر سے نکلے تھے راستہ میں بیہوش ہو کر گرے اور اسی وقت موت واقع ہو گئی۔ وفات سے ایک روز قبل شام کو مرحوم مجھ سے ملے اور ملتے ہی کہنے لگے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میری موت کب واقع ہو۔ لیکن میری خواہش ہے کہ میرا جنازہ میرے گھر سے نہ نکلے۔ کیونکہ جب سے آپ احمدی ہوئے ہیں آپ کے تمام رشتہ دار سخت مخالف تھے اور آپ سے بہت تعصب برتتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔ جوں ہی گھر سے نکلے باہر یہ موت واقع ہوئی یہ خبر ملتے ہی یہاں کے تمام احمدی احباب موقع پر پہنچے اور میت کو مسجد احمدیہ لے آئے۔ یہاں سے بذریعہ کار کوڈالی لے گئے اور شام کو ۵ بجے تک وہاں تدفین عمل میں آئی۔ مسجد کو انہوں نے اپنا مسکن بنایا تھا۔ اور مسجد ہی سے ان کا جنازہ نکلا۔

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ پر انہیں کامل توکل اور احمدیت پر کامل یقین تھا۔ بہت غریب تھے لیکن بڑے خوددار بھی تھے۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ جب تک میرا خدا اور میری جماعت زندہ ہے وہ میری عزت کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کیا۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوی دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار محمد عمر مبلغ مدرس کانڑبل کیننانور

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۳۵۔ منکہ محمد اسرائیل عرف عزرائیل ولد عبد الرحیم صاحب قوم انصاری پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ امہرسٹ سٹریٹ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد غیر معین ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۹ اگست ۱۹۷۱ء۔ العبد محمد اسرائیل عرف عزرائیل نمبر ۴/۳ کنسل وسیٹ روڈ کلکتہ نمبر ۹۔ گواہ شد حکیم محی الدین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۷ ۹/۸/۷۱۔ گواہ شد محمد نور عالم سیکرٹری مال کلکتہ ۹-۸-۷۱

وصیت نمبر ۱۳۸۳۶۔ منکہ بدر النساء بیگم زوجہ مکرم عبد الغفور صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنت کنٹہ ڈاکخانہ چنت کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

تفصیل جائداد حسب ذیل ہے:- ۱- رہائشی مکان ایک عدد جس کی قیمت ۱۰۰۰۰ روپیہ ہے ۲- حق مہر بذمہ شوہر ۵۰۰ روپیہ۔ ۳- زیورات گلے کا ہار سونے کا ایک تولہ قیمت ۲۰۰ روپیہ کرن پھول ۵۰ روپیہ۔ چاندی کے زیور ۲۵۰ روپیہ۔ کل قیمت جائداد ۱۱۰۰۰ گیارہ ہزار روپیہ ماہوار آمد ۲۰ روپیہ۔ مندرجہ بالا جائداد کا حصہ وصیت ۱/۱۰ حصہ اور ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ الامۃ بدر النساء موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد الغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنت کنٹہ ۱۵/۸/۷۱ گواہ شد نصیر احمد خادم عفی عنہ سیکرٹری تعلیم و تربیت چنت کنٹہ۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ وصیت فارم ہذا مسماۃ بدر النساء زوجہ عبد الغفور صاحب ساکن چنت کنٹہ نے پُر کی ہے بموجب صدر تفصیل جائداد منقولہ و غیر منقولہ درست و صحیح ہے۔ محمد معین الدین صدر جماعت احمدیہ چنت کنٹہ

وصیت نمبر ۱۳۸۳۷۔ منکہ محمد عبد الغفور زرد بیلے وار ولد محمد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چنت کنٹہ ڈاکخانہ چنت کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱- رہائشی مکان دھوبی محلہ جس کی قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ ۲- خالی جگہ کوتی محلہ قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ۳- خشکی زمین رقبہ ۱۷-۱ ایکڑ اراضی نمبر ۴۲۲ قیمت ۲۰۰۰ روپیہ ۴- تری زمین رقبہ تین ایکڑ اراضی نمبرز ۲۴۴-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۷/۴ و ۲۴۴/۲ جملہ ۵ نمبرات میں مشترکہ ۴ ایکڑ میں ذاتی زمین تین ایکڑ ہے جس کی قیمت خرید ۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ کل قیمت جائداد دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ ۵- ماہوار آمد ۱۵۰ روپیہ ہے۔ نوٹ: مندرجہ بالا جائداد کا حصہ وصیت ۱/۱۰ اور ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ فقط العبد عبد الغفور ۱۵/۸/۷۱۔ گواہ شد محمد عبد الغنی سیکرٹری مال چنت کنٹہ ۱۵/۸/۷۱ گواہ شد نصیر احمد خادم سیکرٹری تعلیم و تربیت

تصدیق کی جاتی ہے کہ مکرم عبد الغفور صاحب ساکن چنت کنٹہ بموجب صدر تفصیل جائداد منقولہ و غیر منقولہ صحیح و درست ہے۔ محمد معین الدین صدر جماعت احمدیہ چنت کنٹہ

وصیت نمبر ۱۳۸۳۸۔ منکہ ظہیر احمد خادم ولد مولوی بشیر احمد صاحب خادم قوم راجپوت لکھنؤ پال پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے نظارت تعلیم کی طرف سے مبلغ ۳۷ روپیہ ماہانہ ملتے ہیں۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ظہیر احمد خادم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد محمد احمد خاں کلرک دفتر بہشتی مقبرہ موصی ۲۲۰۴ ۹/۱۲/۷۱ گواہ شد فتح محمد گجراتی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی نمبر ۱۰۰۲۹ ۹/۱۲/۷۱

وصیت نمبر ۱۳۸۳۹۔ منکہ عبد المومن ولد محمد عمر صاحب قوم ترکی پیشہ مزدوری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ سے نوّے روپے ماہوار ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میں تیل وغیرہ کا کام کرتا ہوں جس سے اس وقت تقریباً تیس روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور آئندہ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اسی طرح اگر کوئی جائداد بناؤں گا تو اس کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد المومن موصی ۱۷/۱۱/۷۱۔ گواہ شد سعید احمد نائب ناظر امور عامہ ۱۷/۱۱/۷۱ گواہ شد عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۷/۱۱/۷۱

وصیت نمبر ۱۳۸۴۰۔ منکہ امۃ القدیر زوجہ عبد المومن صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ ماہوار آمد صرف وہ جیب خرچ ہے جو میرے خاوند مکرم عبد المومن صاحب دیتے ہیں وہ مبلغ پانچ روپے ماہوار ہے۔ میرا حق مہر دو ہزار روپے ہے اور زیور چھ صد روپے کا ہے تفصیل زیورات حسب ذیل ہے:- کانٹے ایک جوڑی طلائی۔ ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد۔ کل زیورات کی قیمت مبلغ چھ صد روپے ہے میں ماہوار جیب خرچ اور حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری آمد میں آئندہ کمی یا بیشی ہو تو اس کی اطلاع بھی دیتی رہوں گی اور اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی دوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میری وفات پر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ مندرجہ بالا کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ امۃ القدیر بنت مولوی عبد الحق فضل صاحب اہلیہ عبد المومن صاحب ۳/۱۲/۷۱ گواہ شد۔ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ میں اس کی ادائیگی انشاء اللہ بذریعہ اقساط کر دوں گا۔ عبد المومن ولد محمد عمر مالا باری ۳/۱۲/۷۱۔ گواہ شد طیب علی ولد عبد المبارک ساکن قادیان ۳/۱۲/۷۱

وصیت نمبر ۱۳۸۴۱۔ منکہ عبد الرشید بدر ولد مولوی محمد حفیظ صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ صلح ۱۳۵۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اس وقت میری کوئی خاص جائداد نہیں کیونکہ تاحال میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ البتہ ایک رسٹ واچ قیمتی ۷۵ روپے۔ ایک سائیکل قیمتی ۲۵۰ روپے ہے۔ ان کے علاوہ مجھے مبلغ دس روپے جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ماہوار ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بعد تکمیل تعلیم یا اس کے بعد جو بھی میری آمد ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت ۱/۱۰ کی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد موصی عبد الرشید بدر محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ۱۳۵۱ ہش ۱-۲۔ گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری محلہ احمدیہ قادیان صدر موصیان قادیان ۲/۱/۵۱۔ گواہ شد مرزا وسیم احمد دار المسیح قادیان ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء ۱-۲

درخواست دعا۔ مکرم ناصر علی صاحب برہ پورہ کی اہلیہ صاحبہ کو معمولی اپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ زچہ بچہ کی کامل صحتیابی اور بچی کی درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں

میری اہلیہ صاحبہ بھی کافی بیمار ہیں۔ ڈاکٹر نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ ان کی جلد اور مکمل صحتیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الباقی ایم اے برہ پورہ۔ بہار

اسلام کی تعارفی مہم اور مسلمان بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اپنی طرف سے جس قدر چاہیں زوردار بہتان چلاکر دیکھ لیں، کامیابی کی وہی راہ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ یہ امامِ وقت ہی ہے جس کی برکت سے ایک طرف بگڑے ہوئے مسلمانوں کی کمیاں پوری ہوتی چلی جاتی ہیں تو دوسری طرف ان کے دل زندہ اور تازہ ایمان سے منور ہوکر دماغوں میں ایسی جلا پیدا ہو جاتی ہے کہ بڑے سے بڑا مخالف بھی اُن کے دلائل کی تاب نہیں لاسکتا۔

پس اسلام کی تعارفی مہم کو کامیاب اور بامراد بنانے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اس وقت بھی موسیٰؑ کی طرح زندہ وجود مسلمانوں میں موجود ہو جسے ایک طرف خدا کے ساتھ خاص تعلق حاصل ہو اور دوسری طرف وہ قوم کی تربیت و اصلاح اور دعوت الی الحق کا بھی اہل ہو۔ یہ کام علماء سے ممکن نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا افتراق و انشقاق تو حضراتِ علماء ہی کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق حَکَمْ اور عَدَل ہی وحدتِ اسلامی کی بنیاد قائم کرسکتا ہے۔ نہ معلوم علماءِ کرام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس طریق پر عمل درآمد کرکے وحدتِ اسلام کو مضبوط دیکھنے سے نفور کیوں ہیں؟ اس طرح تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت اور عشق کا دعویٰ فضول اور بے حقیقت ٹھیرتا ہے۔

فَتَدَبَّرُوْا یٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؏

امتحان کتبِ سلسلہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے سلسلہ میں قبل ازیں اخبار بدر مجریہ ۱۳ صلح ۱۳۵۱ ہش میں اعلان کیا جاچکا ہے کہ امسال سیرتِ طیبہ مع ضمیمہ درِّ منثور کے بقیہ حصہ کا امتحان ۲۹ اخاء ۱۳۵۱ ہش بروز اتوار بمطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء ہوگا۔ قبل ازیں صفحہ ۱ تا ۷۴ امتحان لیا جاچکا ہے۔ لیکن باوجود ساڑھے چار ماہ گزر جانے کے جماعتوں نے اور عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ صرف چند جماعتوں نے اس طرف خاصی توجہ کی ہے اور ان کی طرف سے امیدواروں کی فہرست بھی مل چکی ہے لیکن جماعتوں کی بڑی تعداد نے اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ اور نظارت ہذا کو اپنی کارگذاری سے مطلع نہیں کیا۔

جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی مکمل فہرستوں سے جلد از جلد مطلع کریں۔ تاکہ ضابطہ کی کارروائی مکمل کی جاسکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ کیرنگ (اڑیسہ)

احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڑیسہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۷ و ۱۸ جون بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ اڑیسہ کے احمدی احباب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ خور و نوش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ جلسہ کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنے دستِ مبارک سے توسیع مسجد کے لئے سنگِ بنیاد بھی رکھیں گے۔ احباب دعا کریں مولا کریم اس جلسہ کو مبارک کرے آمین۔

خاکسار :- عبد المطلب صدر جماعت و قاضی
جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

درخواستِ دُعا

مکرم خلیل احمد صاحب پونا کے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ عزیزہ کا نام احمد طیبہ رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور قرۃ العین بنائے مکرم خلیل احمد صاحب نے مبلغ ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ارسال فرمائے ہیں ان کی اپنی طبیعت بھی کچھ ناساز رہتی ہے خدا تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

دارالامان میں جلسہ یومِ خلافت کا انعقاد بقیہ صفحہ (۱)

انکارِ خلافت کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے اُن کے عبرتناک انجام اور ناکامیوں کا تفصیلی ذکر کیا۔

اختتامی صدارتی خطاب

کارروائی کے آخر میں صدر محترم نے وقت اور موقعہ کی مناسبت سے ایک مختصر مگر اہم تربیتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے سب سے پہلا اجماع جس مسئلہ پر کیا وہ مسئلہ خلافت تھا۔ جبکہ اس موقعہ پر بعض نادان اس سے علیحدہ بھی ہوئے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی جماعت نے سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نظام کے قیام کے بغیر نبوت کے اغراض و مقاصد پایۂ تکمیل کو پہنچ ہی نہیں سکتے۔ پس جماعت کے افراد بالخصوص نئی پود کو اس کی اہمیت و ضرورت اپنے ذہنوں میں جاگزیں کرلینی چاہیئے۔

آخر میں محترم صدرِ مجلس نے اجتماعی دُعا فرمائی جس کے ساتھ ہی ٹھیک گیارہ بجے یہ بابرکت اجلاس انجام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ؏

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی برہ پورہ میں آمد اور استقبال بقیہ صفحہ (۵)

جس میں محترم جناب سید فضل احمد صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ شام کے ٹھیک ۶½ بجے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مع محترمہ بیگم صاحبہ و بچگان بذریعہ کار خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور وہاں سے معاً مغرب کی نماز کے لئے مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں محترم موصوف کا استقبال احبابِ جماعت نے فلک شگاف نعروں سے کیا۔ اس موقعہ پر بعض شر پسندوں نے ہنگامہ برپا کرنے کی کوشش بھی کی۔ مگر محترم میاں صاحب کی تلقین پر احباب نے انتہائی صبر و ضبط کا ثبوت دیا۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ متواتر ایک طویل عرصہ سے شدید مخالفت کے پیشِ نظر احباب مسجد کے دروازے اور کھڑکیاں بند کرکے نمازیں ادا کرتے چلے آرہے تھے۔ مگر اس مرتبہ محترم میاں صاحب کی معیت میں تمام احباب نے دروازے اور کھڑکیاں کھول کر نمازِ مغرب ادا کی۔ مسجد سے باہر نکلتے ہوئے مخالفین نے پھر اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ مگر احبابِ جماعت کے صبر و ضبط کے سامنے ان کی کچھ پیش نہ چل سکی۔ بدتہذیبی کا یہی مظاہرہ اُس وقت بھی کیا گیا جب محترم موصوف احبابِ جماعت کی معیت میں مسجد سے خاکسار کے غریب خانہ پر پہنچے۔

خاکسار کے غریب خانہ پر پہنچتے ہی محترم میاں صاحب نے سب سے پہلے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور پھر احباب کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے اپنے تربیتی دوروں کے سلسلہ میں اس نوع کی شدید مخالفت کا نظارہ برہ پورہ یا پھر علاقہ مالابار میں دیکھنا پڑا ہے۔ اس مختصر سی گفتگو کے بعد محترم موصوف نے ناشتہ تناول فرمایا۔ اور واپس بھاگلپور تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۳ مئی کو دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ برہ پورہ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جس میں بھاگلپور کے تمام احباب جماعت بھی مدعو تھے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب اور احباب جماعت احمدیہ بھاگلپور ٹھیک ۲ بجے دوپہر برہ پورہ پہنچے۔ سب سے پہلے معزز مہمانوں کی خدمت میں ٹھنڈا شربت پیش کیا گیا۔ اور کسی قدر وقفہ کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد محترم میاں صاحب نے احباب کو اپنی زریں نصائح سے نوازا جس میں مخالفت کا صبر و استقلال کے ساتھ سامنا کرنے کی تلقین کی۔

۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو بھاگلپور میں قیام کے بعد ۱۶ مئی کی صبح کو ۳ بجے محترم موصوف کی پٹنہ کے لئے روانگی تھی۔ چنانچہ محترم موصوف کو الوداع کہنے کیلئے برہ پورہ کے احباب بھی کثرت سے پہنچے۔ اور نمناک آنکھوں سے اپنے معزز مہمانوں کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ آمین ؏

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۲۵/۲۶ مئی کی درمیانی شب کو مکرم محمد حمید اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی حیدر آباد کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی قائم مقام ناظر بیت المال آمد کی نواسی اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ آندھرا پردیش کی پوتی ہے۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی بیٹی عزیزہ راشدہ زرینہ قادیان آئی ہوئی تھیں اور یہیں ولادت ہوئی ہے۔ الحمد للہ کہ زچہ بچہ خیریت سے ہیں۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

وقفِ عارضی کے بارے میں نہایت ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقدس و بابرکت تحریک "وقفِ عارضی" کی برکات، انوار و افضال سے پوری طرح فیض حاصل کرنے کی پوری پوری جد و جہد کریں۔

یہ تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں کہ اس کی طرف خاص توجہ نہ کی جائے۔ یہ منشائے الٰہی اور اسی کی وحدانیت کو زمین کے چپہ چپہ پر قائم کرنے کے لئے محبوبِ سبحانی کے ذریعہ جاری ہوئی۔ جس کے تازہ اور شیریں اثمار احباب جماعت کے سامنے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس کی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے اور پروانہ وار نثار ہوتے ہوئے لاکھوں شمعِ احمدیت کے پروانوں نے اپنے اخلاص و محبت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دیوانہ وار حصہ لیا۔ نہ صرف اندرونِ ملک تک ہی بلکہ بیرونِ ملک میں بھی اپنے ہی اخراجات پر وقتِ موعودہ تک خدمتِ دین اور اعلائے کلمۂ اسلام میں مصروف رہے۔

اس بابرکت اور مقدس تحریک میں حصہ لینے کے باعث جن انوارِ الٰہی کے وہ مورد بنے اور فیوضِ خداوندی نے جس رنگ میں ان کا احاطہ کیا وہ محتاجِ تحریر نہیں۔ ان کی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوگیا۔ اور ان کا تعلق ایک زندہ اور حیّ و قیوم ہستی سے ایسا مضبوط ہوگیا جو قوتِ بیان سے باہر ہے۔ اور وہ اس طرح اس تحریک میں حصہ لے کر اپنی زندگیوں کے مقصد کو پاگئے۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور جماعت کا کوئی بھی دوست اس نیکی سے محروم نہ رہے۔ حسبِ استطاعت وقفِ عارضی میں ضرور شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔

اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلسِ مشاورت کے موقع پر فرمایا کہ:-

"..... واقفینِ عارضی کی تعداد میں نسبتاً کمی ہو گئی ہے جو نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی ذمہ داری مقامی اور علاقائی اور مرکزی نظام پر عاید ہوتی ہے گذشتہ سال کی نسبت اس وقت واقفینِ عارضی کی تعداد میں جو کمی ہے وہ آئندہ چار ہفتوں کے اندر اندر پوری ہو جانی چاہیئے۔ جماعتوں کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔" (اخبار بدر ۱۸ ہجرت (مئی) ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء جلد ۲۱ شمارہ ۲۰)

پس مقامی اور علاقائی عہدیداران کو اس طرف فوری توجہ دے کر احبابِ جماعت کو تحریک کرکے وقفِ عارضی کی تحریک کو شایانِ شان کامیاب بنائیں۔

مبلغینِ کرام۔ معلمین صاحبان۔ صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان تربیت جلد توجہ فرمائیں۔ اور واقفینِ عارضی کو اپنے اپنے علاقہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیلا دیں۔ تا خدا تعالیٰ کی زمین اس کے نور، تسبیح و تحمید سے بھر جائے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی حکومت ساری زمین پر قائم ہو جائے۔

مقامی اور علاقائی عہدیدار۔ مبلغینِ کرام اور معلمین صاحبان بھی اپنی کارکردگی کی رپورٹیں جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے اُن میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تا حال وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدہ کے مقابل پر وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ اس صورت میں ایسے احباب کے لئے میعادِ مقررہ تک جو اکتوبر ۷۳ء میں ختم ہو جائے گی۔ اپنے وعدہ کی کل رقم ادا کرنی مشکل ہو جائے گی۔

ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو کل رقم یکمشت ادا کر دی اور یا پھر تھوڑی مدت بعد میں۔ اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی وعدہ کنندگان کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرمائیں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے۔ تاکہ میعادِ مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔

۳۱ دسمبر ۷۲ء تک کل رقم ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بغرضِ دعا حضور پُرنور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں پیش کی جائے گی۔ اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ جلد اپنی کل رقم ادا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہفتۂ قرآن مجید

یکم جولائی تا ۷ جولائی ۱۹۷۲ء

حسبِ سابق امسال بھی تمام جماعتیں اپنے یہاں یکم جولائی تا ۷ جولائی ہفتۂ قرآن منائیں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں اور مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزون مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

عنوانات

(۱) قرآنِ مجید کی خصوصیات۔ (۲) قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید۔
(۳) والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم۔
(۴) تقویٰ کے حصول کے ذرائع۔ (۵) قرآن کریم میں منافق کی علامات۔
(۶) مدعیٔ نبوت کو پہچاننے کے لئے قرآنی اصول۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

نوٹ:۔ ادارہ بدر کی طرف سے ۲۲ جون کا پرچہ قرآن مجید نمبر ہوگا تاکہ احباب ہفتۂ قرآن کے موقعہ پر اس سے استفادہ کر سکیں۔

ہر قسم کے پُرزے

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالیٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

مضبوط دل سے

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبر: 23—1652، 23—5222 — تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

درخواست دعا:۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اس وقت جنتہ کنڈہ کے سرکاری ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں قدرے افاقہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شیخ امام احمدی۔ ڈڈان (جنتہ کنڈہ)